



آدمی کا مال واپی جو اس نے آگے بھیجا اور جتنا مال وہ چھوڑ گیا وہ اس کے وارثوں کا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: تم میں کون ہے وہ شخص کہ جس نے اپنے وارث کا مال خود اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایسا تو کوئی بھی نہیں، ہر کسی کو اپنا ہی مال زیادہ محبوب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا مال واپی جو اس نے آگے بھیجا (جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا) اور جتنا مال وہ چھوڑ گیا وہ اس کے وارثوں کا ہے۔
[صحیح] [اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے]

نبی ﷺ نے صحابہ سے دریافت کر لیا ہے کہ تم میں ایسا کون شخص ہوگا جس نے اپنے وارث کا مال خود اپنے مال سے زیادہ محبوب ہے؟ یعنی تم میں سے کون شخص ہے جس نے اپنے بعد اپنے وارث کی ملکیت میں آنے والا مال اس مال سے زیادہ محبوب ہے جو اس کی زندگی میں اس کی ملکیت ہے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ ہم میں سے ہر کسی کو اس کا اپنا مال ہی زیادہ محبوب ہے یعنی ہر شخص اسی مال کو زیادہ محبوب رکھتا ہے جو اس کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور جس پر اسے تصرف مطلق حاصل ہوتا ہے بنسبت کسی دوسرے کے مال کے کیونکہ جو مال اس کی ملکیت ہے وہ اس کی خواہشات و رغبات کے پورا ہونے کا ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ ”آدمی کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا“ اس سے مراد وہ مال جس نے انسان اپنی زندگی میں اپنے اوپر صرف کرتا ہے یا پھر نیک اعمال میں لگاتا ہے جیسا کہ حج یا وقف یا پھر کسی مدرسے، مسجد اور ہسپتال کی تعمیر میں صرف کرتا ہے یا پھر خود اپنے آپ پر اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے یہی اس کا حقیقی مال ہوتا ہے جس سے وہ روز قیامت اپنے سامنے پائے گا (یعنی اسے خرچ کرنے کا اجر اسے ملے گا) ہر باقی مال جس سے وہ اپنی زندگی میں جمع کر کے رکھتا ہے اور اللہ کی راہ میں اسے خرچ کرنے میں بخل کرتا ہے وہ اس کے وارثوں کا مال ہوتا ہے جس میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس باب کے معنی میں وہ روایت بھی ہے جس سے امام مسلم نے عبداللہ بن شخیخ رضی اللہ عنہ کے طریق سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اس وقت آپ ﷺ نے سورہ ’الْهٰكُمُ النَّكٰثُرُ‘ پڑھ رکھی تھی، آپ ﷺ نے اس وقت فرمایا ابن آدم میرا مال کی رٹ لگاتا ہے، کہہ ابن آدم تیرا مال اس کے سوا اور کیا ہے جس سے تونہ کھا پی کر ختم کردیا، یا پھر اسے بوسیدہ کردیا یا اسے صدقہ کر کے چلتا بنا کر اس کا یہ معنی بھی ہے کہ انسان اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دے پھر وہ اور اس کے بچے لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرتے پھرے، بلکہ حدیث کا مدعا یہ ہے کہ انسان جس طرح اپنے بعد اپنے وارثین کے لیے مال و دولت جمع کرنے کے لیے کوشاں رہتا ہے اسی طرح اپنے ذاتی اخراجات، نیز اپنے اہل و عیال جیسے بیوی بچے اور والدین کے صرف سے جو رقم زائد ہے وہ اس سے اپنی آخرت کے لیے بھی زادِ راہ جمع کرنے کی کوشش کرے، اس لیے ان پر خرچ کرنا واجب ہے اگر ان پر خرچ نہیں کرے گا تو انسان گناہ گار ہوگا، اس پر وہ حدیث دلالت کرتی ہے جس کی روایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ”ابن آدم! اگر تو اپنے مال کو خرچ کرنا ہے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے روک رکھتا ہے تو تیرے حق میں بُرا ہے“



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

